اسلامی بینکوں میں مالی وسائل کا استعمال

پروفیسر اوصاف احمد

مالی وسائل کے استعمال میں اسلامی بینک، اپنے پیش رو سودی بینکوں سے زیادہ مختلف ہیں۔ استعمال کی حد تک یہ اختلاف، مالی وسائل کے حصول سے کہیں زیادہ نمایاں ہے ایسا ہونے کے کئی قرین قیاس اسباب ہیں۔ سودی بینکوں میں مالی وسائل کے استعمال کا بس ایک واحد طریقہ ہے۔ سود پر قرض دینا، جس کو مختلف مالیاتی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے مختلف طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسلامی بینک، تحریم ربا کے باعث، اس طریقے کو استعمال میں نہیں لاسکتے۔ چنانچہ اسلامی بینکوں کو سرمایہ کاری (Financing) کے ایسے طریقوں کی تلاش ہوئی جن میں ربا کا شائبہ نہ ہو، جن کے ذریعہ سرمایہ کاری کی مختلف النوع ضروریات کی تسکین ہوسکے اور وہ بینکوں کے لیے معقول اور محفوظ آمدنی کا ذریعہ بھی بن سکیں۔

اس ضمن میں اسلامی بنک کاروں اور ماہرین اقتصادیات نے اسلامی فقہ کی عظیم روایت سے استفادہ کیا اور بیع کے مختلف معاہدوں کو، جو اسلامی دنیا کے بڑے حصے میں صدیوں سے متداول رہے ہیں، جدید لباس پہنایا۔ بیع کے یہ معاہدے فقہائے نے اشیاء کی خرید و فروخت کے لیے وضع کیے تھے۔ مالیاتی دنیا میں ان کا اطلاق ایک جدید اجتہاد ہے۔

ذیل میں ہم ان طریقوں کو بیان کریں گے جو اسلامی بینکوں میں مالی وسائل کے استعمال کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

بنیادی طور پر بیع کے سات ایسے طریقے ہیں جن کا اطلاق مالیاتی میدان میں کیا گیا ہے اور ان کو سرمایہ کاری کے اسلامی طریقے قرار دیا جاسکتا ہے، وہ طریقے یہ ہیں۔

۱۔ مرابحہ ۔

۲۔ بیع مؤجل
۳۔ مشارکت
۴۔ مضاربت
۵۔ ایجار یا اجارہ
۶۔ اصل کاری
۷۔ قرض حسن

کچھ ضروری تبدیلیوں کے ساتھ کم و بیش یہی طریقے پاکستان اور ایران میں بھی رائج ہیں۔ پاکستان میں بینک دولت پاکستان نے ۱۲ ایسے طریقوں کی نشان دہی کی ہے جنھیں سرمایہ کاری کے غیر سودی طریقے قرار دیا گیا ہے ایران میں غیر سودی سرمایہ کاری کے دس طریقے زیر استعمال ہیں۔ ان صفحات میں ہم پہلے چھ بنیادی طریقوں کی وضاحت کریں گے اور اس کے بعد پاکستان اور ایران میں رائج بقیہ طریقوں کا مطالعہ کریں گے۔

۱۔ مرابحہ

لفظ مرابحہ عربی لفظ 'ربح' سے نکلا ہے جس کے لغوی معنیٰ "فائدہ" کے ہیں۔ مرابحہ سے مراد وہ بیع یا فروخت ہے جو فائدے کے ساتھ کی جاتے اس کی کلاسیکی صورت درج ذیل ہے۔

زید کے پاس کوئی شے ہے جسے بکر خریدنا چاہتا ہے اس کی مرابحہ فروخت کی صورت یہ ہے کہ زید بکر کو یہ بتلائے کہ اس نے کتنی قیمت پر یہ شے خریدی تھی اور وہ کتنا منافع لے کر اس شے کو فروخت کرے گا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ شے مذکور زید کی اپنی ملکیت ہو، اس پر اُسے قبضۂ مالکانہ حاصل ہو، یعنی اسے فروخت کرنے کا حق ہو۔ نیز معاملۂ مذکور بیع صالح کی دوسری تمام شروط کو بھی پورا کرتا ہو۔

بیع کی دوسری تمام کلاسیکی شکلوں کی طرح بیع المرابحہ بھی دو افراد کے درمیان اشیاء کی خرید فروخت کے لئے وضع کیا گیا تھا۔ اس کی موجودہ شکل میں اس کا اطلاق کاروباری اداروں (یعنی بینکوں) پر کیا گیا ہے اور اجناس کے بجائے سرمایہ کاری کے میدان میں اس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ بیع مرابحہ کی موجودہ شکل کو بیع المرابحہ

للآمر بالشراء کہتے ہیں① سرمایہ کاری کے ایک غیر سودی متبادل کی شکل میں اس طریق کار کو اسلامی بینکوں میں کافی مقبولیت حاصل ہے اندازہ کیا جاتا ہے کہ اسلامی بینکوں کے مالیاتی اعمال ۸۰ سے ۹۰ فیصدی تک مرابحہ پر منحصر ہوتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم مرابحہ کے فقہی پہلوؤں سے قطع نظر کرتے ہوئے اس کے عملی پہلو پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔

اسلامی بینکوں میں مرابحہ پر مندرجہ ذیل طریقے سے عمل کیا جاتا ہے۔

(۱) فرض کیجئے کہ کوئی بیوپاری (یا صنعت کار جو بینک کا گاہک ہے) کسی خاص چیز کو خریدنا چاہتا ہے۔ یہ چیز مشینری، کچا مال، تعمیری سامان، جیسے سیمنٹ، لوہا یا آلات جیسے کمپیوٹر، یا دیرپا اشیائے صرف جیسے موٹر کار، کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ گاہک کے پاس اس چیز کو خریدنے کے لئے وافر روپیہ نہیں ہے اور وہ اس مقصد کے لئے اسلامی بینک کے پاس آتا ہے کہ اسلامی بینک اس کو ضروری سرمایہ فراہم کردے تاکہ وہ کچھ وقت کے بعد اس کو واپس کر سکے۔

(۲) اگر اسلامی بینک اس تجویز سے اور گاہک کی مالی حیثیت سے مطمئن ہو تو وہ شئے مذکورہ کی صفات اس کی بازار میں موجودگی قیمت اور فراہم کاروں Suppliers کے بارے میں معلومات اکٹھا کرے گا۔ یہ کام بینک خود کر سکتا ہے یا اپنے کسی ایجنٹ سے کرا سکتا ہے یہ تمام معلومات بینک گاہک کو فراہم کرنے کے ساتھ اسے درکار شے کی بازاری قیمت سے اور اس منافع سے آگاہ کرے گا جو بینک اس سودے پر لینا چاہتا ہے اگر یہ تمام شرائط گاہک کو قابل قبول ہوں تو وہ بینک سے مرابحہ اعمال مکمل کرنے کی ایک درخواست کرے گا۔ بعض حالتوں میں معلومات اکٹھا کرنے کی ذمہ داری خود گاہک کو سونپی جا سکتی ہے۔ بینک کو اس بات کا اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ان معلومات

---

① تفصیلات کے لئے دیکھئے " استراتیجیہ لاستثمار فی البنوک الاسلامیہ " المجمع الملکی للبحوث فی الحضارۃ الاسلامیہ - عمان، اردن جس میں مرابحہ کے موضوع پر منعقد ایک بین الاقوامی سیمینار میں پڑھے جانے والے مقالات شامل ہیں۔ اس کتاب کا انگریزی Version راقم الحروف نے ایڈٹ کیا ہے (زیر طبع)

کو جوں کا توں قبول کرے یا اپنے ذرائع سے ان کی تصدیق کرائے۔

(۳) بینک اپنی مرضی کے کسی بائع سے شئے مذکورہ خریدے گا جس کی خریداری کی درخواست گاہک کی جانب سے کی گئی ہے۔ بینک اس چیز کی قیمت کی نقد ادائیگی براہِ راست فراہم کار کو کرے گا۔ اگر مذکورہ شئے کی فروخت کا رجسٹریشن قانوناً ضروری ہو (مثلاً کار، یا مکان، یا کاروباری بلڈنگ) تو رجسٹریشن بینک کے نام پر ہوگا۔

(۴) بینک کے نام شئے مذکورہ کی ملکیت منتقل ہو جانے کے بعد، بینک اس چیز کو ایک طے شدہ قیمت پر گاہک کے ہاتھ فروخت کر دے گا۔ اس مرحلہ پر بینک اور گاہک کے درمیان ایک معاہدہ ہوگا جس میں اس چیز کی اصل قیمت (جو بینک کے لئے لاگت ہے)، بینک کا منافع اور نئی قیمت (لاگت + منافع) جس پر گاہک اس چیز کو خرید رہا ہے سب واضح طور پر درج کئے جائیں گے۔ یہ بیع 'قیمت کے التوا (Differed payment) کی بنیاد پر ہوگی یعنی گاہک مستقبل میں کسی معینہ وقت پر ادا کرے گا۔ یہ ادائیگی یکمشت بھی ہو سکتی ہے اور بالاقساط بھی۔ قسطوں کی صورت میں، ہر قسط کی ادائیگی کی مدت یا تاریخ بھی طے کی جائیگی

اسلامی نقطۂ نظر سے مرابحہ فروخت کے معاہدے کے صالح ہونے کے لئے بعض شرائط اور بھی ہیں۔ اولاً۔ یہ ضروری ہے کہ گاہک کو اس چیز کی اصل قیمت اور بینک کے منافع دونوں سے واضح طور پر آگاہ کیا جائے اور منافع کا فیصلہ فریقین کی باہمی رضامندی سے ہو۔ ثانیاً شئے مذکورہ یا اشیاء جو مرابحہ کی بنیاد پر فروخت کی جاتی ہیں۔ نہ صرف بینک کی ملکیت میں ہوں بلکہ ان پر بینک کا قبضۂ مالکانہ بھی ہو، گاہک کو فروخت کئے جانے سے پہلے اشیاء کا بینک کے قبضہ میں آجانا ضروری ہے۔ ثالثاً بینک اور فراہم کار کے درمیان معاملہ، بینک اور گاہک کے معاملہ سے الگ اور آزاد ہونا ضروری ہے۔ مرابحہ کی صحت کے لئے دو معاملے ضروری ہیں اسی لئے بعض اسلامی بینک مرابحہ فروخت کے معاملات کو دو مراحل میں مکمل کرتے ہیں اور اس کے لئے دو الگ الگ معاہدوں کے فارم استعمال کرتے ہیں۔ پہلے مرحلہ میں گاہک بینک سے مرابحہ کا معاملہ کرنے کے لئے درخواست کرتا ہے اس معاہدے میں گاہک یہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر بینک نے وہ شئے خرید لی جو اس کو درکار ہے تو وہ اس شئے کو بینک سے خریدے گا۔ یہاں یہ امر محل نظر ہے کہ وعدے کی کوئی ایسی حیثیت نہیں ہے جسے قانوناً نافذ کیا جا سکے۔ چنانچہ گاہک کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنا ارادہ

بدل دے۔ اس صورت میں بینک اس خطر انگیزی (Risk) کا سامنا کرتا ہے کہ اگر گاہک نے اپنی درخواست کردہ شے نہ خریدی تو بینک کو نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔ دوسرا مرحلہ، وہ معاہدہ ہے جو بینک اور گاہک کے درمیان قیمت کے التوا کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ یہ معاہدہ دراصل مرابحہ فروخت کا معاہدہ ہے جس میں پرانی قیمت، بینک کا فائدہ اور نئی قیمت اور اس کی ادائیگی کی شرطیں واضح طور پر بیان کی جاتی ہیں۔

اسلامی مالیاتی ادارے مرابحہ کی بنیاد پر وضع کئے جانے والے سرمایہ کاری کے طریقوں کو مختلف ناموں سے استعمال کررہے ہیں، مثلاً پیداوار افزائش پروگرام (Production Support) قصیر مدت کی سرمایہ کاری (Short term - Financing) - یا معاہدہ خرید و فروخت (Sale & Purchase Contract) وغیرہ مرابحہ کا استعمال مختلف طریقوں کی سرمایہ کاری کے لئے کافی بڑے پیمانہ پر کیا جاتا ہے۔ مختلف زمروں کی مالی ضروریات مرابحہ کے ذریعہ پوری کی جاتی ہیں، مثلاً صارفین کے لئے دیرپا اشیائے صرف کار، ریفریجریٹر اور دوسری اشیاء کی خریداری، مکانوں کی خریداری کے لئے سرمایہ کی فراہمی، پیداواری زمرے میں مشینری آلات اور کچا مال فراہم کرنے کے لئے سرمایہ کی فراہمی وغیرہ۔ لیکن مرابحہ کا زیادہ تر استعمال قصیر مدتی تجارت کو سرمایہ فراہم کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

ذیل میں مرابحہ طریق سرمایہ کاری کے بعض اہم اطلاقات بیان کئے گئے ہیں۔

(الف) پروانۂ قرض جاری کرنے میں مرابحہ کا اطلاق Application of Murabahah in Letter of Credit

مرابحہ کا ایک اہم استعمال پروانۂ قرض (Letter Of Credit) جاری کرنے میں ہوتا ہے۔ مرابحہ کی بنیاد پر پروانۂ قرض کس طرح جاری کیا جاتا ہے اس کی مثال دبئی اسلامی بینک سے دی جاسکتی ہے۔

اوّل گاہک ایک درخواست کے ذریعہ بینک سے درخواست کرتا ہے کہ بیرون ملک سے کچھ اشیاء درآمد کرنے کے لئے اس کے حق میں پروانۂ قرض جاری کیا جائے۔ وہ اپنی درخواست کے ساتھ تمام ضروری دستاویزات منسلک کرتا ہے۔

دوم : درخواست کا جائزہ لینے کے بعد اور ضروری ضمانتوں کے حصول کے بعد بینک

گاہک کے نام پر ایک پروانۂ قرض جاری کر دیتا ہے اور اس کی نقول برآمد کنندہ اور اس کے بینک کو ارسال کر دی جاتی ہیں۔

سوم: گاہک بینک کے ساتھ "وعدۂ خریداری" (Promise to buy) کے معاہدہ پر دستخط کرتا ہے جس کے ذریعہ وہ درآمد شدہ مال خریدنے کا وعدہ کرتا ہے۔ اشیاء کی قیمت اور ڈیلیوری کی دوسری تفاصیل باہمی گفت وشنید کے ذریعہ طے ہوتی ہیں۔

چہارم: پروانۂ قرض کی نقول ملنے کے بعد غیر ملک میں برآمد کنندہ، تمام دستاویزات، اور برآمد کیا جانے والا مال، بینک کے حوالے کر دیتا ہے، اشیاء روانہ کر دی جاتی ہیں اور اس کے دستاویز بیرونی بینک کے ذریعہ اسلامی بینک کو روانہ کر دیئے جاتے ہیں۔

پنجم: اسلامی بینک درآمد شدہ اشیا کا قبضہ لینے کے بعد گاہک (درآمد کنندہ) کے ساتھ بیع المرابحہ کا معاہدہ کرتا ہے۔

(ب) مرابحہ کے بعض دوسرے اطلاقات

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ مرابحہ اسلامی بینکوں کے درمیان سرمایہ کاری کا ایک مقبول ترین طریقہ ہے اس لئے اس کا اطلاق مختلف زمروں میں کیا جا رہا ہے۔ ذیل میں مرابحہ کے بعض ایسے اطلاقات بیان کئے جا رہے ہیں جن کا استعمال اردنی اسلامی بینک میں کیا جاتا ہے۔

(الف) مرابحہ کا استعمال ان اشیاء کی خریداری کو سرمایہ فراہم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جن کو رہن رکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً کار کوئی شخص بینک کے پاس اس درخواست کے ساتھ آتا ہے کہ بینک کار خریدنے کے لئے اس کو سرمایہ فراہم کرے۔ بینک اس شخص کی طرف سے کار خریدے گا اور وہ شخص اس بات کا وعدہ کرے گا کہ وہ اس کار کو بینک سے خریدے گا۔ بینک کار ڈیلر کے نام بِل جاری کرتا ہے اور کار کا رجسٹریشن بینک کے نام میں کیا جاتا ہے۔ ڈیلر ضروری دستاویزات بینک کو دکھا کر اپنی قیمت وصول کر لیتا ہے۔ اب بینک اس کار کو گاہک کے ہاتھ فروخت کرتا ہے اس مرحلہ پر رجسٹریشن گاہک کے نام پر ہوتا ہے۔ فروخت کا یہ معاہدہ قیمت کے التوا کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ بینک ضروری ضمانت حاصل کر لیتا ہے۔ ضمانت میں یہ شق بھی شامل ہو سکتی ہے کہ گاہک بینک کے پاس کار رہن رکھ دے۔ آراضی اور عمارتوں کی خریداری کے لئے بھی مرابحہ کا طریقہ اسی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن

فرق صرف یہ ہے کہ معاہدہ کی لاگت میں اضافہ ہو جائے گا کیونکہ اراضی اور عمارتوں کا دوبارہ رجسٹریشن کرانے میں کافی خرچ ہوتا ہے۔

(ب) اردنی اسلامی بینک افراد کو ان چیزوں کی خریداری کے لئے بھی سرمایہ فراہم کرتا ہے جن کو رہن نہیں رکھا جاسکتا۔ جیسے بجلی کی اشیاء اور گھریلو استعمال کی دیرپا اشیاء اس کے لئے جو طریقہ سرمایہ کاری اپنایا جاتا ہے وہ تقریباً ویسا ہی ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خریدار کے ذریعہ قیمت کے التوا کی بنیاد رہن کے بجائے ایک پرونوٹ (Promissary Note) ہوتا ہے جس کو مرابحہ کی شرائط کے مطابق لکھا جاتا ہے۔

اسلامی بینکوں میں مرابحہ کے کامیاب استعمال سے متاثر ہو کر بعض سودی بینکوں نے بھی اس طریقہ سرمایہ کاری کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ اس کے لئے وہ اسلامی بینک کاری کا ایک شعبہ قائم کر دیتے ہیں جس کو بینک کاروں کی اصطلاح میں "اسلامک ونڈو" (Islamic window) کہا جاسکتا ہے اس کے ذریعہ مالی وسائل ایسے طریقوں سے اکٹھے کئے جاتے ہیں اور ان کا استعمال بھی ایسے طریقوں میں کیا جاتا ہے جن میں سود کی آمیزش نہ ہو۔ پاکستان میں گرانڈلیز بینک اور لندن میں بی سی سی آئی نے ایسی اسلامک ونڈوز کھول رکھی ہیں (۱) سعودی عرب کے سب سے بڑے تجارتی بینک نیشنل کمرشیل بینک (البنك الاهلي التجاري) نے ایک بین الاقوامی تجارتی فنڈ قائم کیا ہے جو مرابحہ کے اصولوں پر کام کرتا ہے۔ یہ فنڈ اکائیوں (Units) پر مشتمل ہے۔ اصل کاروں کو ان اکائیوں کی فروخت کے ذریعہ فنڈ کے لئے مالی وسائل اکٹھا کئے جاتے ہیں۔ ہر اکائی فنڈ کی اصل کاری میں ایک حصہ کی نمائندگی کرتی ہے۔ فنڈ کے مالی وسائل کا استعمال مرابحہ کے ذریعہ بین الاقوامی بازار میں اشیاء کی خرید کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ اشیاء خریداروں کو قیمت میں التوا کی بنیاد پر فروخت کر دی جاتی ہیں ان اعمال سے حاصل ہونے والا منافع فنڈ کے راس المال میں شامل کر دیا جاتا ہے جس سے اکائیوں کی قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے فنڈ کے ذریعہ زیادہ تر قصیر مدتی سرمایہ فراہم کیا جاتا ہے کیونکہ کسی ایک کاروباری عمل کے لئے فراہم کئے گئے سرمایہ کی زیادہ سے زیادہ مدت ایک سال مقرر کی گئی ہے۔

---

(۱) یہ مضمون بی سی سی آئی Bank of Credit & Commerce International کے خلاف بنک آف انگلینڈ کے اقدام سے پہلے لکھا گیا تھا۔ تادم تحریر اس بینک کے اعمال معطل ہیں۔

٢۔ بیع مؤجل

بیع مؤجل بھی ایک کلاسیکی تکنیک ہے۔ اس کو عربی میں بیع با لثمن الآجل بھی کہتے ہیں یعنی ایسا سودا جس میں قیمت کی ادائیگی تاخیر سے کی جائے۔ اسلامی فقہ کی رو سے ایسی بیع جائز قرار دی جاتی ہے جس میں شے کی ادائیگی تو فوری طور پر کی جائے لیکن قیمت کی ادائیگی کو ایک مقررہ مدت تک ملتوی کر دیا جائے۔ فقہا کی رائے میں ایسی صورت میں زیادہ قیمت وصول کی جا سکتی ہے۔

کچھ اسلامی بینکوں میں سرمایہ فراہم کرنے کے لئے بیع مؤجل کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے بینک اسلام ملیشیا قابل ذکر ہے۔ ذکریا مان کے بیان کے مطابق بینک اسلام ملیشیا میں بیع مؤجل کا استعمال مندرجہ ذیل طریقے سے ہوتا ہے۔

> "پہلے تو بینک گاہک کی ضروریات، مدت اور ادائیگی کے طریقے کا تعین کرتا ہے۔ پھر بینک گاہک کو درکار چیز خریدتا ہے اور اس کے ہاتھ طے شدہ قیمت پر فروخت کرتا ہے۔ قیمت میں لاگت اور بینک کا منافع دونوں شامل ہوتے ہیں۔ بینک کا منافع، مدت اور چیز کی نوعیت کے لحاظ سے متعین کیا جاتا ہے۔ (١)

پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی بیع مؤجل کو سودی قرضوں کا ایک متبادل تسلیم کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی کونسل نے یہ بھی آگاہی دی ہے کہ اس طریقہ کار کو احتیاط سے استعمال کیا جانا چاہئے ورنہ پچھلے دروازوں سے سود کے در آنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ (٢) تاہم اس آگاہی کے باوجود پاکستان میں تجارتی بینک کثرت سے بیع مؤجل کا استعمال کرتے ہیں۔ (٣)

---

(١) ذکریا مان ملیشیا میں اسلامی بینک کاری کا تجربہ دیکھئے محمد عارف: جنوبی ایشیا میں اسلامی بینک کاری ص ٧٦ (انگریزی)

(٢) اسلامی نظریاتی کونسل: معیشت سے سود کا خاتمہ کرنے پر رپورٹ: دیکھئے ضیاء الدین احمد اور دوسرے Money & Banking in Islam ص ١١٥۔

(٣) دیکھئے نوازش علی زیدی: حوالہ سابق ص ١٩۔

۳۔ مشارکت

اسلامی بینک کاری کے نقطۂ نظر سے مشارکت کو مرابحہ کے مقابلہ میں سرمایہ کاری کا ایک بہتر طریقہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ لفظ مشارکت عربی لفظ شرکت سے ماخوذ ہے جس کے معنی حصہ داری ہیں۔ اسلامی فقہ کے ماہرین کے مطابق، مشارکت کی تشریع، آیات قرآنی، سنت اور علماء کے اجماع سے ثابت ہے۔ ①

اسلامی بینک اور دوسرے مالیاتی ادارے "شرکت عنان" اور "شرکت وجوہ" کا استعمال آسانی سے کر سکتے ہیں، کیونکہ شرکت کی یہ اقسام، دوسری اقسام کے مقابلے میں زیادہ لچک دار ہیں۔

اسلامی بینکوں میں سرمایہ کاری کے لئے مشارکت کا استعمال مندرجہ ذیل طریقے سے ہوتا ہے۔

ایک یا ایک سے زائد کاروباری، کسی مشروع کے لئے سرمایہ حاصل کرنے کے لئے اسلامی بینک کے پاس آتے ہیں۔ بینک دوسرے تمام کاروباریوں کے ساتھ مل کر پروجیکٹ کے لئے درکار، پورے سرمایہ کا بندوبست کرتا ہے۔ بینک اور دوسرے تمام شرکاء کو پروجیکٹ کے انتظام و انصرام میں شامل ہونے کا حق ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شریک چاہے تو اپنے اس حق سے دستبردار ہو سکتا ہے۔ نفع ایسے تناسب سے تقسیم کیا جائے گا جو سب کی رضامندی سے پہلے سے طے شدہ ہو لیکن نقصان میں سب اسی تناسب سے شریک ہوں گے جو ان کے لگائے گئے سرمایہ کے درمیان ہو۔

مشارکت کی مندرجہ ذیل قسمیں اسلامی بینکوں کے درمیان مقبول ہیں۔

(الف) مستقل مشارکت

اس طریقہ میں اسلامی بینک مختلف کمپنیوں کے حصص میں اپنا سرمایہ لگاتے ہیں اور اپنے سرمایہ کے تناسب میں نفع میں سے حصہ پاتے ہیں۔ شرکت کی اس صورت میں معاہدہ ختم ہونے کی مدت کا تعین نہیں کیا جاتا۔ اس لئے شرکت کا معاہدہ اس وقت تک جاری رہ سکتا ہے جب تک کہ شرکاء چاہیں۔ اسی لئے اسے مستقل مشارکت

① دیکھئے سید سابق: فقہ السنۃ، جلد ثالث، ص ۲۹۴ تا ص ۲۹۵

کے نام سے پکارتے ہیں۔

(ب) **مشارکت متناقصہ**

شرکت کی یہ ایک خاص قسم ہے جس کے دوران شریک غالب کا حصّہ بتدریج کم ہوتا جاتا ہے اور بالآخر صفر رہ جاتا ہے۔ جبکہ دوسرا شریک پروجیکٹ کا مالک بن جاتا ہے۔ اس کی عملی صورت مندرجہ ذیل ہے۔

بینک کسی پروجیکٹ میں ایک مالی شریک کی حیثیت سے حصّہ لیتا ہے۔ پروجیکٹ سے ہونے والی متوقع آمدنی کا پیش قیاسی (Forecasting) کے ذریعہ تعیّن کر لیا جاتا ہے۔ بینک اور شریک کے درمیان ایک معاہدہ قرار پاتا ہے جس کی رُو سے بینک، ایک شریک کی حیثیت میں، منافع کا حصّہ دار بنتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی معاہدہ کی ایک دوسری شق کی رُو سے پروجیکٹ کی خالص آمدنی (Net Income) کا ایک حصّہ بینک کو اس کے راس المال کی ادائیگی کے لئے دیا جاتا ہے۔ بقیہ آمدنی دوسرا شریک رکھتا ہے۔ اس طرح پروجیکٹ میں بینک کی حصہ داری رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہے اور دوسرے فریق کا حصّہ بڑھتا رہتا ہے۔ بالآخر فریق ثانی پروجیکٹ کا مکمل مالک بن جاتا ہے اور اسے بینک کو کسی قسم کی کوئی ادائیگی نہ کرنا ہوگی۔

اردنی اسلامی بینک نے مشارکت متناقصہ کی تکنیک تجارتی اور رہائشی عمارتوں کی تعمیر کو سرمایہ فراہم کرنے کے لئے کامیابی سے استعمال کی ہے۔ ان پروجیکٹوں کو اسی بنیاد پر سرمایہ فراہم کیا گیا کہ بینک کو شراکت دار کی حیثیت سے خالص منافع کا ایک حصّہ اور راس المال کی ادائیگی کی قسط کا دوسرا حصّہ ملے گا۔ جب بینک کی دی گئی رقم کی پوری طرح ادائیگی ہو چکی ہے تو ملکیت فریق ثانی کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور بینک کا کوئی دعویٰ باقی نہیں رہتا اردنی اسلامی بینک نے اربد میں ایک تجارتی کومپلیکس اور زرقا میں ایک ہسپتال کی تعمیر اسی اصول پر کرائی ہے۔

(ج) **داخلی تجارت میں مشارکت کا اطلاق**

البرکہ اسلامی بینک (سوڈان)، داخلی تجارت اور مقامی بازار میں اشیاء کی خرید اور فروخت کے لئے مشارکت کا استعمال کر رہا ہے، یہ تکنیک مندرجہ ذیل طریقے سے

کام کرتی ہے۔

بینک کسی تاجر کے ساتھ مقامی اشیاء کی خرید و فروخت کے لئے شرکت کا معاہدہ کرتا ہے۔ اشیاء کی کل لاگت خرید کو تمام شرکاء کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ہر حصہ دار اپنے حصہ کی رقم فراہم کرتا ہے۔ معاہدے پر دستخط ہو جانے کے فوراً بعد خاص اس معاملے کے لئے ایک مشارکت کھاتہ کھولا جاتا ہے جس میں تمام لین دین کا اندراج کیا جاتا ہے۔ تاجر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اشیاء کی خرید و فروخت کا انتظام کرے منافع کی تقسیم مندرجہ ذیل طریقے سے عمل میں آتی ہے:

پہلے تو خالص منافع کا ایک طے شدہ فی صد حصہ اس تاجر کو دیا جاتا ہے جو انتظام و انصرام کا بار اٹھاتا ہے۔ بقیہ مشارکت معاہدے کے حصہ داروں میں ان کے سرمایہ کے تناسب سے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ نقصان ہونے کی صورت میں تمام حصہ دار اپنے سرمایہ کے تناسب سے نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔

(د) درآمدی تجارت میں مشارکت کا اطلاق

سوڈان کا البرکہ اسلامی بینک اشیاء کی درآمد کو سرمایہ فراہم کرنے کے لئے بھی مشارکت کا استعمال کرتا ہے۔ یہ معاہدہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ویسا ہی ہوتا ہے جس کی وضاحت داخلی تجارت کے ضمن میں اوپر کی گئی لیکن بعض تفصیلات میں فرق ہے۔ درآمد کنندہ بینک سے بعض اشیاء کی درآمد اور فروخت میں حصہ لینے کی درخواست کرتا ہے۔ درآمد کی کل لاگت کا تخمینہ لگایا جاتا ہے اور فریقین کے سرمایہ کے تناسب کا تعین کیا جاتا ہے۔ عام طور پر درآمد کی کل لاگت غیر ملکی کرنسی یا امریکی ڈالروں میں بتائی جاتی ہے۔ معاہدے پر دستخط ہو جانے کے فوراً بعد درآمد کنندہ اپنے حصہ کی رقم کی ادائیگی کر دیتا ہے اور اسے اس معاملہ سے مخصوص مشارکت کھاتہ میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ درآمد کنندہ اپنے ذمہ کل رقم میں سے ایک حصہ کی ادائیگی بھی کر سکتا ہے اور بقیہ رقم بالاقساط بلوں کی وصولیابی پر ادا کی جاتی رہیں گی۔ بعد ازاں بینک درآمد کنندہ کے نام پروانۂ قرض (Letter Of Credit) جاری کرتا ہے اور اشیاء کی روانگی کی دستاویزات وصول ہونے کے بعد برآمد کنندہ کو مکمل ادائیگی کر دیتا ہے۔ اشیاء کی بیمہ لاگت مشارکت

کھاتے کے اخراجات میں درج کی جاتی ہے۔ اشیاء کی درآمد کسٹم سے منظوری اور ان کی فروخت کی ذمہ داری درآمد کنندہ پر ہوتی ہے۔ خالص منافع شرکاء کے درمیان پہلے سے طے شدہ تناسب کے مطابق اور نقصان سرمایہ کے تناسب سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۵) مشارکت کے اصول پر پروانۂ قرض کا اجراء

مشارکت کے اصول پر پروانۂ قرض جاری کرنے کا تجربہ بینک اسلام ملیشیا نے کیا ہے اس کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے:

تاجر بینک کو اپنے پروانۂ قرض کی ضروریات سے آگاہ کرتا ہے۔ اس کے بعد مشارکت کی بنیاد پر سرمایہ فراہم کرنے کی شرائط طے کی جاتی ہیں۔ تاجر الودیعت کے اصول کے تحت درآمد کی جانے والی اشیاء کی لاگت کا ایک حصہ بینک کے پاس جمع کراتا ہے۔ بعد ازاں بینک پروانۂ قرض جاری کرتا ہے اور اپنے جوڑی دار بینک کو پوری ادائیگی کر دیتا ہے۔ جس میں بینک کا سرمایہ اور تاجر کی جمع شدہ رقم دونوں شامل ہوتے ہیں اس کے بعد دستاویزات تاجر کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔

تاجر اشیاء کا قبضہ حاصل کرتا ہے اور ان کو معاہدے کی شرائط کے مطابق فروخت کرتا ہے۔ اس عمل کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا منافع معاہدے کی شروط کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۶) زرعی زمرے میں مشارکت کا اطلاق

سوڈان میں اسلامی بینکوں اور خاص طور پر سوڈانی اسلامی بینک نے مشارکت کے اطلاق کے لئے زرعی زمرے کا انتخاب کیا ہے جس میں اسلامی ممالک میں زرعی اور دیہی ترقی کے بے پناہ امکانات پوشیدہ ہیں۔ سوڈانی اسلامی بینک کاشتکاروں کو مشارکت کے ذریعہ سرمایہ فراہم کرنے کے تجربے کر رہا ہے اور اس مقصد کے لئے بینک نے دیہی ترقی کا ایک الگ شعبہ قائم کیا ہے۔

زرعی زمرے میں مشارکت کا اطلاق درج ذیل طریقے سے ہوتا ہے۔

سوڈانی اسلامی بینک اور کاشتکار مشارکت کا ایک معاہدہ کرتے ہیں۔ اس معاہدے کے تحت بینک کاشتکار کو مستقل اثاثے (Fixed Assets) مثلاً ہل، ٹریکٹر، سینچائی پمپ، اور دوسرے زرعی آلات، نیز چالو سرمایہ (Working Capital) ۔ جیسے ایندھن، تیل، بیج، جراثیم کش دوائیں، کیمیاوی کھاد وغیرہ فراہم کرتا ہے۔ کاشتکار اراضی، محنت اور انتظامی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ کاشتکار کو نقد روپیہ فراہم نہیں کیا جاتا۔ مشارکت کا معاہدہ ہونے کی وجہ سے ضمانتوں، یا رہن وغیرہ کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔ صرف شخصی ضمانت کافی سمجھی جاتی ہے، منافع کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تو خالص منافع کا تیس فیصد حصہ کاشتکار کو اس کے انتظامی امور کی اجرت کی حیثیت سے دیا جاتا ہے اور باقی ستر فیصد حصہ کاشتکار اور بینک کے درمیان ان کے سرمایہ کے تناسب کی رو سے تقسیم ہوتا ہے۔

۴۔ مضاربت

مضاربت کو قراض یا مقارضہ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کلاسیکی طور پر یہ سرمایہ اور محنت کے درمیان تعاون کا ایک معاہدہ ہے جس میں ایک فریق سرمایہ اور دوسرا محنت اور انتظامی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ دوسرے معاہدوں کی طرح مضاربت بھی افراد کے لئے وضع کیا گیا تھا اور اس کا خاص میدان تجارت تھا۔ اداروں پر اس کا اطلاق اور مالیاتی زمرے تک اس کی وسعت دور جدید کے اجتہادات ہیں۔

مضاربت کے نظریاتی اور فقہی پہلوؤں کا احاطہ اس سلسلہ مضامین کے اس حصے میں کیا جا چکا ہے جس میں اسلامی بینک کاری کی نظریاتی بنیادوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس لئے یہ حصہ صرف اس کے عملی پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔

گو کہ مسلم ماہرین اقتصادیات کی رائے میں مضاربت اسلامی بینک کاری کے لئے بہتر بنیادیں فراہم کرتا ہے اور مضاربت پر قائم بینک کاری کو سودی بنک کاری کے مقابلہ میں زیادہ کارگذار ثابت کرنے والی تحقیقات بھی سامنے آئی ہیں اس کا ہم عصر اطلاق دشواریوں سے خالی نہیں ہے۔ مثلاً ملک کا قانونی نظام رب المال کو ایسے تحفظات فراہم کرے وہ مضاربت کی بنیاد پر پروجیکٹوں کی سرمایہ کاری کے لئے

تیار ہو۔

ان اور بعض دوسرے اسباب کی بنا پر مضاربت کی بنیاد پر سرمایہ فراہم کرنے والے اسلامی بینکوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ مزید براں ان چند اسلامی بینکوں کے درمیان جنھوں نے مضاربت کی بنیاد پر سرمایہ کاری کی جرات کی ہے' اعمال کی تعداد' یا سرمایہ کاری کی رقم' کچھ زیادہ قابل لحاظ نہیں ہے۔

اردنی اسلامی بینک ان چند اسلامی بینکوں میں سے ایک ہے جو مضاربت کی بنیاد پر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ بینک کا قانون دو قسم کی مضاربت کی نشان دہی کرتا ہے : انفرادی مضاربت' اور مشترک مضاربت انفرادی مضاربت کے تحت اردنی اسلامی بینک کسی ایک فرد یا کمپنی نفع اور نقصان میں شرکت کے اصول پر سرمایہ فراہم کرتا ہے اور مشترک مضاربت اصل کاروں اور بینک کے درمیان تسلسل کی بنیاد پر ہوتی ہے اصل کار اپنا سرمایہ ایک مخصوص فنڈ میں رکھتے ہیں جن کا استعمال بینک اپنے سرمایہ کاری کے اعمال میں کرتا ہے' اصل کاروں کو حاصل شدہ منافع کا ایک حصّہ دیا جاتا ہے خواہ وہ اسکیمیں جن میں ان کا سرمایہ لگا ہو مکمل ہو چکی ہوں یا نہ ہوئی ہوں۔

بعض اصل کار کمپنیاں (Investment Companies) تجارتی کمپنیوں کے حصص کی خریداری کو بھی مضاربت کی ایک شکل قرار دیتی ہیں۔ اس صورت میں اصل کار اپنا سرمایہ کمپنی کے حوالے کر دیتے ہیں اور کمپنی اپنی صوابدید کے مطابق ان رقوم کو اسٹاک اور حصص میں لگاتی ہے۔ کمپنی کو مضارب کی حیثیت سے نفع کا ایک حصہ ملتا ہے۔

ایران میں مضاربت کو بینکوں اور کار اندازوں کے درمیان قصیر مدّتی تجارتی حصّہ داری (شراکت) قرار دیا جاتا ہے۔ پروجیکٹ کی تمام مالی ضروریات بینک پوری کرتا ہے اور کار انداز پروجیکٹ کا انتظام و انصرام کرتے ہیں۔ مضاربت معاہدے کے دونوں فریق پروجیکٹ سے حاصل ہونے والے منافع میں پہلے سے طے شدہ تناسب کے مطابق شریک ہوں گے۔ ایران کے مالی حکام نے بینکوں کو ہدایت دے رکھی ہے کہ وہ امداد باہمی اداروں کو اپنے مضاربت کے اعمال میں فوقیت دیں۔

۵۔ ایجار یا اجارہ (پٹے داری)

اسلامی شریعت اس بات کی بھی اجازت دیتی ہے کہ کسی اثاثے کا مالک، اپنے اثاثہ کو کرایہ پر دے سکتا ہے اور کرایہ دار کو اثاثے سے حاصل ہونے والے منفعت کے بدلے میں پہلے سے طے شدہ اثاثہ حاصل کرسکتا ہے۔ عقد ایجار کو بھی عقود (معاہدوں) کی دوسری تمام شرعی شروط کو پورا کرنا چاہئے، جیسے معاہدہ واضح ہو، باہمی رضامندی سے کیا گیا ہو اور فریقین کی ذمہ داریاں اور ان کو حاصل ہونے والی منفعت واضح طور پر معاہدے میں شامل کی گئی ہو۔

موجودہ دور میں اسلامی بینک ایجار کو سرمایہ کاری کے ایک طریقہ کے طور پر استعمال کرنے لگے ہیں اس کی مثال درج ذیل ہے۔

بینک کچھ آلات یا مشینری خریدتا ہے جس کی کسی کار انداز کو کسی صنعتی پروجیکٹ میں ضرورت ہے، بینک اس مشینری کو کار انداز کو پٹے داری پر دے دیتا ہے پٹے داری کی مدت کم از کم تین ماہ سے لے کر زیادہ سے زیادہ پانچ برس تک ہوسکتی ہے۔ معاہدہ میں مہلت کی مدت شامل ہوسکتی ہے لیکن اگر فریقین اس کی ضرورت نہیں سمجھتے تو اسے کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ پٹے داری کے معاہدے کے وقت فریقین کی رضامندی سے کرایہ کی ادائیگی کا ایک جدول تیار کیا جاتا ہے جس میں پٹے داری کی مدت اور بینک کے ذریعہ کی گئی اصل کاری کی رقم کا لحاظ رکھا جاتا ہے، بینک کو اس کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ دوسرے اصل کاروں کو بھی پٹے داری میں شرکت کے لئے مدعو کرسکے۔ ایسا عام طور پر ان پروجیکٹوں میں کیا جاتا ہے جن میں کافی بڑی رقم کی اصل کاری کی ضرورت ہو۔ مثلاً ایک اسلامی بینک بحری جہاز خرید کر کسی کمپنی کو پٹے داری پر دینا چاہتا ہے جس کے لئے کئی ملین ڈالر کی ضرورت ہوگی۔ اس پروجیکٹ میں اسلامی بینک کئی اصل کاروں کو شامل کرسکتا ہے اور تمام حصّہ دار کرایہ کی آمدنی سے ہونے والے منافع میں شریک ہوسکتے ہیں، بینک کسی حصّہ دار کے حصص دوبارہ خریدنے کے حقوق محفوظ رکھ سکتا ہے۔

بینک اسلام ملیشیا ان چند اسلامی بینکوں میں سے ہے جو سرمایہ کاری کے لئے پٹہ داری کا استعمال کرتے ہیں، پاکستان میں بھی پٹے داری کو ایک منظور شدہ طریقۂ سرمایہ کاری

کی حیثیت حاصل ہے۔ بنک دولت پاکستان نے تجارتی بینکوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ زرعی زمرے میں ٹیوب ویل، ٹریکٹرز، ماہی گیری کی کشتیاں، ٹرانسپورٹ کی مشینری اور شمسی توانائی کی مشینری وغیرہ پٹے داری پر دے سکتے ہیں۔

اجارہ یا پٹے داری کی قابل ذکر قسمیں درج ذیل ہیں۔

(الف) اجارہ واقتناع

اس معاملے کے پس پشت یہ خیال ہے کہ ایک اثاثہ کسی کرایہ دار کو پٹے داری پر دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی کرایہ دار کو یہ سہولت بھی دی جائے کہ اگر وہ چاہے تو اس اثاثے کو طے شدہ قیمت پر خرید لے۔ اس تکنیک کو عربی میں اجارہ واقتناع اور انگریزی میں Lease Purchase Scheme کہتے ہیں کئی اسلامی بینک مختلف طریقوں سے اس تکنیک کو استعمال کرتے ہیں جن میں سے بعض یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

البرکہ انوسٹمنٹ کمپنی کثیر سرمایہ والی اشیاء مثلاً بڑی عمارتوں، صنعتی مشینری اور بھاری انجینئرنگ مشینری کو سرمایہ فراہم کرنے کے لئے اجارہ واقتناع کا استعمال کرتی ہے، اصل کاروں کو کرایہ کی رقم میں سے ماہانہ قسطیں دی جاتی ہیں۔ پٹے داری کی مدت ختم ہونے پر کرایہ دار اثاثے کو خرید لیتا ہے۔

بینک اسلام ملیشیا بھی اجارہ واقتناع کی تکنیک استعمال کرتا ہے، طریقہ کار تقریباً وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا صرف اس فرق کے ساتھ کہ معاہدے کے وقت کرایہ دار اور بینک کے درمیان معاہدے میں یہ شق شامل کی جاتی ہے کہ پٹے داری کی مدت ختم ہونے کے بعد کرایہ دار طے شدہ قیمت پر اثاثہ کو خریدے گا اور کرایہ کی رقم، جو اس مدت کے دوران ادا کی گئی، قیمت کا ایک حصہ تصور کی جائے گی۔

ایران کے اسلامی بینک بھی درکار مشینری، آلات نیز منقولہ وغیر منقولہ جائداد کاروباری اداروں کو کرایہ پر دیتے ہیں معاہدے کے وقت کاروباری اداروں کو یہ ضمانت دینا ہوتی ہے کہ اگر معاہدہ فریقین کے لئے قابل قبول ہو تو وہ اثاثے پر فوراً قبضہ لینے کے لئے تیار ہیں، پٹے داری کی مدت، اثاثے کی مفید مدت حیات (Useful Life) سے زیادہ نہیں ہو سکتی ہیں جس کا تعین بینک مرکزی ایران کرتا ہے مزید براں ۱۹۸۴ء

کے غیر ربوی بینک کاری قانون کی شق نمبر۔ کے مطابق بینکوں کو مجاز کیا گیا ہے کہ وہ وزارت برائے تعمیر مکانات و شہری ترقی کے تعاون سے کم لاگت والے مکانات تعمیر کریں اور ان کو اجارہ و اقتناع کی بنیاد پر عوام کے ہاتھ فروخت کریں۔

(ب) پاکستان میں خریداری بالاقساط اسکیم

پاکستان میں خریداری بالاقساط اسکیم (Hire purchase Scheme) اجارہ واقتناع کے اصولوں پر ہی مرتب کی گئی ہے بادی النظر میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دونوں میں چنداں فرق نہیں لیکن بعض عملی تفاصیل میں فرق ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ اس اسکیم کو علیحدہ سے بیان کیا جائے۔

جب کوئی شخص اس اسکیم کے تحت کسی پاکستانی بینک سے رابطہ قائم کرتا ہے اور سرمایہ کاری کی درخواست کرتا ہے تو اس کے نام خریداری بالاقساط کا ایک خاص کھاتہ کھولا جاتا ہے۔ اثاثے کی قیمت اور کرایہ کی رقم اس میں درج کرلی جاتی ہے۔ ادائیگی کی اقساط کے دو واضح اجزا ہوتے ہیں؛ کرایہ کی رقم جو طے ہوئی ہو' منافع کا ایک جزء' اثاثہ اس وقت تک بینک کی ملکیت میں رہتا ہے جب تک کہ تمام اقساط کی مکمل ادائیگی نہ ہوگئی ہو' ادائیگی مکمل ہو جانے کے بعد ملکیت خریدار کی طرف منتقل کردی جاتی ہے۔ اقساط اس طرح طے کی جاتی ہیں اس کی پوری قیمت اثاثہ کی مفید مدت حیات کے اندر ہی ادا ہو جائے۔

۶۔ براہ راست اصل کاری (Direct Investment)

عام تجارتی بینکوں کے برخلاف' اسلامی بینک اپنے مالی وسائل کی براہ راست اصل کاری بھی کرتے ہیں اس صورت میں اسلامی بینک' مالیاتی ثالثی کے ایک ادارہ کے بجائے ایک اصل کاری کمپنی کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ عام تجارتی بینکوں کے مقابلہ میں' اسلامی بینک براہ راست اصل کاری کے ذریعہ سماجی فلاح و بہبود کے کام میں زیادہ سرگرمی دکھا سکتے ہیں۔ اسلامی بینکوں کو یہ موقع حاصل ہے کہ وہ منتخب زمرہ کاریں' اپنی پسند کے پروجیکٹوں میں براہ راست اصل کاری کریں وہ وسائل کو اس طرح کام میں لا سکتے ہیں

جس کو وہ زیادہ مفید سمجھتے ہیں۔

براہ راست اصل کاری کے کئی طریقے ہیں زیادہ تر اسلامی بینکوں نے ذیلی کمپنیاں قائم کی ہیں۔ نظریاتی طور پر کسی بھی قسم کی کمپنی قائم کی جاسکتی ہے لیکن اب تک اسلامی بینکوں نے اصل کاری، بیمہ، تجارتی اور تعمیری کمپنیاں قائم کرنے میں زیادہ دلچسپی دکھائی ہے۔

براہ راست اصل کاری کا ایک دوسرا طریقہ دوسری قائم شدہ کمپنیوں کے حصص اور سرمایہ میں شرکت کرنا ہے اس کے علاوہ اسلامی بینک کسی پروجیکٹ کو اپنا سکتے ہیں اور اس میں اصل کاری کر سکتے ہیں۔

ایران میں اسلامی نظام بنک کاری کے تحت تجارتی بینکوں کو معیشت کے کسی بھی زمرے میں براہ راست اصل کاری کرنے کی اجازت دی گئی ہے، غیر ربوی بنک کاری قانون ۱۹۸۳ء کی شق ۳ کے ذریعہ بینکوں کو پیداآور اور ترقیاتی پروجیکٹوں میں اصل کاری کرنے کو کہا گیا ہے بشرطیکہ ان میں نقصان ہونے کی امید نہ ہو۔ یہ منصوبے ریاست کے سالانہ بجٹ کا ایک حصہ ہوں گے۔ اسی شق کے ذریعہ بینکوں کو سامان تعیش اور غیر ضروری اشیائے صرف کی پیداوار میں اصل کاری کرنے سے منع کیا گیا ہے، اس کے ساتھ براہ راست اصل کاری پر کچھ پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں مثلاً ایرانی بینکوں کو نجی زمرہ کار کے ساتھ کسی پروجیکٹ میں براہ راست اصل کاری کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۷۔ قرض حسن

چونکہ قرضوں پر سود لینا ممنوع ہے اس لئے اسلامی اصولوں کے مطابق دیا گیا قرض، قرض حسن ہوتا ہے عام طور پر یہ کسی مالی دشواری پر قابو پانے کے لئے اعانت کی غرض سے دیا جاتا ہے چونکہ اسلامی بینک بنیادی طور پر تجارتی ادارے ہیں جن کا بنیادی مقصد اپنے حصہ داروں اور کھاتہ داروں کے لئے مناسب منافع کا حصول ہے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اسلامی بینکوں میں قرض حسن دینے کی زیادہ گنجائش نہ ہو لیکن اس تجارتی رول کے علاوہ اسلامی بینکوں کا ایک سماجی رول بھی ہے۔ اس رول کو نظر میں رکھتے ہوئے بیشتر اسلامی بینک قرض حسن دینے کا انتظام کرتے ہیں۔

مختلف اسلامی بینک قرض حسن کی سہولت کس طرح دیتے ہیں اس میں بینکوں کے درمیان ان کے حالات اور ضرورت کے مطابق فرق پایا جاتا ہے فیصل اسلامی بینک (مصر) اپنے ان کھاتہ داروں کو جنھوں نے بینک میں چالو اور اصل کاری کھاتے کھول رکھے ہیں غیر سودی قرض لینے کی سہولت دیتا ہے اس کے علاوہ یہ بینک بعض ضرورت مندوں جیسے طالب علموں کو بھی، اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرس کی ہدایات اور شرائط کے مطابق قرض حسن دیتا ہے دوسری طرف اردنی اسلامی بینک معاشی طور پر کمزور لوگوں کو پیداآور مقاصد کے لیے قرض حسن دیتا ہے تاکہ وہ آزادانہ معاشی زندگی گذار سکیں نیز اپنی آمدنی بڑھا کر اپنا معیارِ زندگی بلند کر سکیں۔

ایران میں تجارتی بینکوں کے لیے یہ لازم کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنے وسائل کا ایک حصہ مختص کر دیں تاکہ چھوٹے پیمانہ کے پیداکاروں کاراندازوں، کاشتکاروں، نیز ضرورت مند صارفین کو قرض حسن دیا جا سکے۔ یہاں پر یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ ایران میں بینکوں کو ان قروض پر ایک کم سے کم حق خدمت (Service Charge) لینے کی اجازت ہے تاکہ ان قرضوں پر کئے گئے انتظامی اخراجات پورے کئے جا سکیں۔

ادھر پاکستان میں تمام قرضوں اور قرض حسن میں امتیاز برتا جاتا ہے۔ عام قرضے تو حق خدمت کے ساتھ دیئے جاتے ہیں لیکن قرض حسن پر کوئی حق خدمت وصول نہیں کیا جاتا۔

قرضوں پر حق خدمت

کچھ اسلامی بینک عام تجارتی بینکوں کی طرح قرضے دیتے ہیں لیکن سود کے بجائے وہ حق خدمت وصول کرتے ہیں اس بارے میں اسلامی ڈیولپمنٹ بینک نے اسلامی کانفرنس تنظیم کی قائم کردہ اسلامی فقہ اکادمی کو ایک استفسار بھیجا، اس کے جواب میں اسلامی فقہ اکادمی نے اپنے تیسرے اجلاس منعقدہ ۸ تا ۱۳ صفر ۱۴۰۷ھ (مطابق ۱۱۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء) میں یہ فیصلہ کیا کہ کسی اسلامی بینک کے لئے قرضوں پر آنے والے انتظامی اخراجات پورے کرنے کے لئے حق خدمت لینا جائز ہے لیکن اس صراحت کے ساتھ کہ حق خدمت ان اخراجات پر مبنی ہو جو واقعی کئے گئے ہیں۔ اگر حق خدمت واقعی

اخراجات سے زیادہ وصول کیا جاتا ہے تو یہ ربا کی تعریف میں آئے گا اور اصلاً حرام ہوگا۔ اس لئے حق خدمت کا حساب لگانے میں بہت احتیاط سے کام لیا جانا چاہئے۔ فتویٰ کے مطابق حق خدمت مندرجہ ذیل طریقے سے نکالا جاسکتا ہے۔

$$\text{حق خدمت (فی صدی)} = \frac{\text{سال کے دوران واقعی انتظامی اخراجات}}{\text{سال کے دوران اوسط اثاثے}} \times ۱۰۰$$

جبکہ:

$$\text{اوسط اثاثے} = \frac{\text{سال کے شروع میں اثاثے} + \text{سال کے آخر میں اثاثے}}{۲}$$

مثال:

سال کے شروع میں اثاثے = ۲۰ لاکھ پچاس ہزار روپے

سال کے آخر میں اثاثے = ۳۰ لاکھ روپے

$$\text{اوسط اثاثے} = \frac{۲۰,۵۰,۰۰۰ + ۳۰,۰۰,۰۰۰}{۲} = ۲,۷۵,۰۰۰۰$$

واقعی انتظامی اخراجات = ۷۵۰۰۰ روپے

$$\text{حق خدمت} = \frac{۷۵۰۰۰}{۲۷,۵۰۰۰۰} \times ۱۰۰ = ۲.۷۲ \text{ فی صد}$$

خیال رہے کہ اس طرح حق خدمت صرف سال کے آخر میں ہی نکالا جاسکتا ہے کیونکہ واقعی انتظامی اخراجات سال کے دوران نہیں معلوم ہو سکتے۔ آخر میں ہی تلیقس سے معلوم ہو سکتے ہیں اس صورت میں ایک حل یہ ہو سکتا ہے گذشتہ سال کے انتظامی اخراجات کی بنیاد پر حق خدمت کا تخمینہ لگایا جائے اور معاہدہ قرض میں یہ شق شامل کی جائے کہ سال گذرنے کے بعد حق خدمت دوبارہ واقعی اخراجات کی بنیاد پر معلوم کیا جائے گا اگر تخمینہ زیادہ ہوا تو بینک زائد رقم لوٹا دے گا اور اگر کم ہوا تو قرض دار سے فرق وصول کیا جائے گا۔